131777 ـ مسلمان پر غير مسلم كے متعلق واجبات

سوال

مسلمان پر كسى غير مسلم شخص كے متعلق كيا واجب ہے؟ مثلاً: غير مسلم شخص مسلمانوں كے ملك ميں بطور ذمى رہتا ہو، يا غير مسلم كے ملك ميں مسلمان شخص رہائش پذير ہو۔ مجھے سلام كرنے سے لے كر غير مسلم كے تہواروں ميں شركت كرنے تک ہر قسم كے معاملات ميں مسلمان كے ذمے غير مسلم كے واجبات كى وضاحت چاہيے، اور كيا ہم اسے ملازمت ميں اپنا دوست بنا سكتے ہيں؟ وضاحت فرمائيں۔

پسنديده جواب

الحمد لله.

"غير مسلم شخص كے متعلق مسلمان شخص پر متعدد واجبات لازم ہوتے ہيں:

پہلا واجب: الله تعالى كى طرف دعوت: اگر مسلمان كے پاس علم و بصيرت ہو تو اسے الله كى طرف دعوت دے، جہاں تک ممكن ہو سكے اسلام كى حقانيت واضح كرے؛ كيونكہ يہ مسلمان كى طرف سے كسى يہودى، عيسائى يا كسى بھى غير مذہب والے شہرى كے ساتھ سب سے بڑى نيكى اور سب سے بڑا احسان ہو گا؛ كيونكہ نبى صلى الله عليہ و سلم كا فرمان ہے: (جو شخص كسى خير كى طرف رہنمائى كرے تو رہنما كے ليے عمل كرنے والے كے برابر اجر ہو گا۔) ايسے ہى آپ صلى الله عليہ و سلم نے سيدنا على بن ابو طالب رضى الله عنہ سے انہيں خيبر ارسال كرتے ہوئے فرمايا تھا كہ يہوديوں كو پہلے اسلام كى دعوت ديں، اور فرمايا: (الله كى قسم! اگر الله تعالى تمہارے ذريعے كسى ايک آدمى كو ہدايت دے دے تو يہ تمہارے ليے سرخ اونٹوں سے بھى بہتر ہے۔) اسى طرح آپ صلى الله عليہ و سلم كا فرمان ہے: (جو شخص اچھے راستے كى دعوت دے تو داعى كو پيروى كرنے والوں كے اجر كے برابر اجر ملے گا، اور اس سے كسى كا بھى اجر كم نہيں ہو گا۔)

تو مسلمان غير مسلم كو الله تعالى كى جانب دعوت دے، اسلام كى تبليغ كرے اور غير مسلم كى خير خواہى چاہے تو يہ اہم ترين ذمہ دارى اور افضل ترين عبادت ہے۔

دوسرا واجب: اگر كوئى غير مسلم شخص ذمى ہو، يا اس نے پناه لى ہوئى ہو، يا ان سے معاہده ليا گيا ہوا ہو تو مسلمان اس پر جانى اور مالى ظلم نہ كرے اور نہ ہى اس كى عزت پر حملہ كرے، بلكہ غير مسلم كو اس كے سارے حقوق ادا كيے جائيں گے، چنانچہ غير مسلم كو چورى ، خيانت اور دھوكا دہى كے ذريعے مالى ظلم كا نشانہ نہ بنائے۔

مار پیٹ اور قتل وغیرہ کے ذریعے جانی ظلم کا نشانہ نہ بنائے؛ کیونکہ یہ غیر مسلم چونکہ ذمی یا پناہ گزین، یا معاہد ہے اس لیے اسے مکمل تحفظ حاصل ہے۔

تیسرا واجب: ایسے غیر مسلم کے ساتھ خرید و فروخت اور کرایہ داری کا معاہدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے بت پرستوں سے خریداری کی، یہودیوں سے بھی خریداری کی تھی، بلکہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی وفات ہوئی تو آپ کی ذرہ ایک یہودی کے پاس آپ صلی اللہ علیہ و سلم کے اہل خانہ کے راشن کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی ۔

چوتھا واجب سلام کے متعلق ہے، چنانچہ سلام کرتے ہوئے ابتدا نہ کرے، اور اگر وہ سلام کرے تو اس کا جواب دے، اس کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے: (یہودی اور عیسائی لوگوں سے سلام میں پہل نہ کرو) اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے: (جب تمہیں اہل کتاب سلام کہیں تو کہہ دو: وعلیکم) اس لیے مسلمان کو کافر سے سلام کرنے میں پہل نہیں کرنی چاہیے، تاہم اگر یہودی یا عیسائی یا کوئی اور غیر مذہب آپ کو سلام کرے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی ہدایت کے مطابق "وعلیکم" کہہ دیں۔

یہ مسلمان اور کافر کے درمیان حقوق سے متعلق امور ہیں۔

انہی حقوق میں پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک بھی شامل ہے، چنانچہ اگر آپ کے پڑوس میں کوئی غیر مسلم رہائش پذیر ہے تو آپ اسے پڑوسی ہونے کی وجہ سے تکلیف مت دیں، بلکہ اگر غیر مسلم شخص غریب ہے تو اسے صدقہ دے، تحائف دے اور اسے مفید مشورے دے اور نصیحت بھی کرے؛ کیونکہ اس طرح وہ شخص اسلام میں رغبت رکھنے لگے گا اور ممکن ہے کہ وہ مسلمان بھی ہو جائے۔

ویسے بھی پڑوسی ہونے کی وجہ سے اسے پڑوسی کے حقوق حاصل ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے: (جبریل مجھے پڑوسی کے بارے میں تاکیدی نصیحت کرتا رہا حتی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ پڑوسی کو وارث بھی بنا دے گا۔) یہ حدیث متفقہ طور پر صحیح ہے، چنانچہ اگر پڑوسی غیر مسلم ہے تو تب بھی اسے پڑوس کا حق حاصل ہے، اور اگر وہ پڑوسی ہونے کے ساتھ ساتھ رشتہ دار بھی ہو تو اس کے لیے دہرا حق ہے، پڑوس کا بھی اور رشتہ داری کا بھی۔

اگر غیر مسلم پڑوسی غریب ہے تو اسے زکاۃ سے ہٹ کر مالی صدقہ بھی دے دیا کرے؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے:

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

ترجمہ: جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالی تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالی تو انصاف کرنے والوں

سے محبت کرتا ہے۔ [الممتحنہ: 8]

صحیح حدیث میں ہے کہ سیدہ اسما بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کی والدہ ان کے پاس صلح حدیبیہ کے دورانیے میں مالی تعاون کے لیے آئیں وہ اس وقت مشرک تھیں، تو سیدہ اسما بنت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے ان کا تعاون کرنے کے لیے اجازت چاہی کہ کیا وہ اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کریں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: (تم ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو)

البتہ ان کے تہواروں میں شرکت کے متعلق یہ ہے کہ ان میں شرکت نہ کرے، تاہم اگر غیر مسلم کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے تو تعزیت کرتے ہوئے کہہ سکتا ہے کہ: اللہ تعالی آپ کو اس مصیبت میں صبر عنایت کرے، یا کہہ دے کہ: آپ کو بہترین صلہ دے۔ یا کوئی اور اچھا جملہ کہہ دے، تاہم میت اگر کافر ہے تو میت کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا نہ کرے، زندہ کے لیے ہدایت، اور بہترین صلے وغیرہ کی دعا کر سکتا ہے۔" ختم شد

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ

فتاوی نور علی الدرب" (1/289 – 291)